سوال

(170)لاٹری کا ٹکٹ خریدنا مجبوری کی صورت میں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید کہتا ہے کہ میں مقروض اور بے روزگار ہوں۔اس زمانہ میں لاٹری کا سلسلہ جاری ہے جس کا ٹکٹ اکثر لوگ خرید اکرتے ہیں اوران کا نمبر اول دوم سوم آنے پرانہیں تجویز شدہ رقم بھی ملتی ہے مگر میں اس طرح رقم لینا مناسب نہیں سمجھتا ہوں اوربوجہ مقروض وبے روزگار ہونے کے اس نیت سے ٹکٹ لاٹری خریدنا چاہتا ہوں کہ اول دوم سوم وغیرہ نمبر کے انعامات کی جورقم ہووہ میں بطورقرض حسن کے کام میں لاؤں گااوراس رقم سے بیوپاراورکوئی سلسلہ جاری کرکے اصلی رقم واپس رفتہ رفتہ ادا کرتا جاؤں گاجس جگہ سے مجھے وصول ہوگی ایسا کرنے سے میرے ذمہ سود کا بارنہیں ہوگااس کے سوا میری کوئی دوسری نیت نہیں ہے۔آیا اس طریق ٹکٹ لاٹری خریدنا بطورقرض حسن رقم لینے کے شریعت سے درست ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

لاٹری کی جوصورت سوال میں درج ہے اورجوفی زمانا مروج ہے وہ سراسراقمار(جوا)اورربوا(سود)ہے اورقماروربوا شرعا حرام گناہ کبیرہ ہیں يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (سورة المائدة:90)''بنابریں لاٹری کا ٹکٹ خریدناحرام ہےاورلاٹری والوں کے پاس جمع ہوکرجومجوزہ رقم بعض افراد کوملتی ہے غیر طیب وناپاک ہے اوراس کالینا حرام ہے۔لاٹری والوں کے پاس اس طرح جورقم جمع ہوتی ہے شرعا نہ تولاٹری والے اس کے مالک ہوتے ہیں اورنہ وہ انعام کے مستحقین یعنی :نام نکلنے والوں کی ملکیت میں داخل ہوتی ہے بلکہ عندالشرع ہر ٹکٹ خریدنے والااپنےاپنے حصہ رقم کاحسب سابق مالک رہتا ہے اورٹکٹ خریدنے سے اس کاروپیہ اس کی ملکیت سے خارج نہیں ہوتاکیوں کہ معاملہ یہ طریق (لاٹری) شرعا باطل اورحرام ہونے کی وجہ سے لاشئی اورکالعدم ہے۔

ٹکٹ خرید کرکے لاٹری میں حصہ لینےوالااپنی مرسلہ بطورقرض کے کارکنان لاٹری کے یہاں نہیں بھیجتااورنہ یہ کارکنان لاٹری اس کوقرض وامانت سمجھتے ہیں اورنام نکلنے والوں کو تجویز شدہ رقم بطورقرض نہیں بلکہ ان کی ملکیت سمجھ کران کے پاس بھیجی جاتی ہے اوراگرانعام پانے والاانعام میں حاصل شدہ زائدرقم فوریاکچھ دن کے بعد واپس بھی کردے توکارکنان لاٹری اس رقم کاکچھ حصہ بھی اس کے اصل مالک یعنی :ٹکٹ خریدنے والے کوجس کی ملکیت سے یہ رقم شرعا خارج نہیں ہوئی تھی واپس نہیں کریں گے۔بنابریں اس رقم کوقرض حسنہ سمجھ لیناایک فریب اورجعل ہے۔

پس جب لاٹری کا ٹکٹ خریدنا شرعاحرام ہے اورٹکٹ خریدنے والے کا یہ روپیہ اس کی ملکیت میں حسب سابق باقی رہتا ہے اوراس میں کارکنان لاٹری کوملک غیر ہونے کی وجہ سے تصرف کرنے کاحق نہیں ہے اورجب مستحق انعام کا مجوزہ رقم خلاف شرع اس کی ملکیت سمجھ کر بھیجی جاتی ہے اوراگرانعام پانے والازائدرقم واپس بھی کردے توکارکنان لاٹری

اس کاکچھ حصہ بھی اس اصل مالک کوو پس نہیں کریں گے توکسی انعام پانے والا زائد رقم کو بھی واپس کردے تو کارکنان لاٹری اس کاکچھ حصہ بھی اس کے اصل مالک کوواپس نہیں کریں گے توکسی مسلمان کاقرض کے طور پر بھی رقم حاصل کرنے کی نیت سے ٹکٹ خریدنا اورانعام میں حاصل شدہ رقم کوجس کاحصول غیر قطعی بلکہ موہومی اورمتردو بین الوجود العدم ہے۔ قرض حسنہ سمجھ کرکام اورتصرف میں لانا یعنی :اس تجارت یااورکوئی روزگار کرنا قطعاناجائز ہے اورایسے روپے سے حاصل کردہ مال ناپاک اورغیر حلال ہے کیوں کہ جب حرام ہے تواس سے حاصل شدہ چیز بھی حرام ہوگی ۔ شریعت نے مقروض یابے روزگار کوقمار وربوامیں حصہ لے کرکسی نیت سے بھی رقم حاصل کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ معاش کے دوسرے جائزوسائل موجودہیں ان کی طرف رجوع کیجئے۔ نیت بخیر ہے توبرکت ہوگی اور نفع ہوگا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری]

جلد نمبر 2۔کتاب البیوع

صفحہ نمبر 358

محدث فتویٰ